Cambridge Assessment International Education

Cambridge International A Level

URDU **9686/02**

Paper 2 Reading and Writing **October/November 2023**

INSERT **1 hour 45 minutes**

INFORMATION
- This insert contains the reading passages.
- You may annotate this insert and use the blank spaces for planning. **Do not write your answers** on the insert.

معلومات
- منسلکہ صفحات میں ریڈنگ کی عبارتیں دی گئی ہیں۔
- آپ ان صفحات پر لکھ سکتے ہیں اور خالی جگہوں کو پلاننگ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان صفحات پر **اپنے جوابات مت** لکھیں۔

This document has **4** pages. Any blank pages are indicated.

NL 313110/1
© UCLES 2023

[Turn over

سیکشن 1

عبارت 1 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر سوالات 1، 2 اور 3 کے جوابات دیجیے۔

عبارت 1

انٹرنیٹ کی ایجاد سے پہلے کتابیں لوگوں کی تنہائی اور سفر کی ساتھی ہوا کرتی تھیں۔ شعروشاعری اور مزاح پر لکھی گئی کتابیں پڑھنے والوں کو زندگی کے خوشگوار لمحوں کا احساس دلاتی تھیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ دنیا میں کتب بینی کے رجحان میں بھی کئی تبدیلیاں آتی گئیں۔ مختلف موضوعات پر لکھی گئی کتابوں کا گھروں میں ذخیرہ کرنا لوگوں کا محبوب مشغلہ ہوتا تھا۔ ایک حالیہ تحقیق کے مطابق اب پاکستان میں کتب بینی میں بتدریج کمی آرہی ہے جس کی کئی وجوہات ہیں۔ پاکستان میں لوگوں کی اکثریت کتابیں پڑھنے کے بجائے اخبار یا رسالے پڑھنے کو ترجیح دیتی ہے کیونکہ یہ آسانی سے دستیاب ہوتے ہیں۔ جدید طرز زندگی کی مصروفیات بھی کتابوں میں لوگوں کی کم دلچسپی کا باعث ہیں جب کہ کتب بینی میں کمی کی سب سے بڑی وجہ لائبریریوں کا تیزی سے بند کیا جانا ہے۔

پاکستان کے شہروں میں لائبریریاں بہت اہم ہوتی تھیں۔ ان لائبریریوں میں ہر قسم کی کتابیں دستیاب ہوتی تھیں۔ کسی موضوع پر تحقیق کرنے والے طلبا کے لیے لائبریری سے بہتر جگہ کوئی نہیں تھی۔ کتابیں پڑھنے کا بھرپور لطف اٹھانے کے لیے لائبریریوں کی خاموش اور پُرامن فضا نہایت ہی مناسب تھی۔ اسی لیے لائبریریاں کتابوں کے شوقین لوگوں سے ہر وقت بھری رہتی تھیں۔

پروفیسر لطیف احمد صاحب جو کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں ان کا کہنا ہے "جو لوگ کتابیں نہیں پڑھتے وہ اپنے آپ کو ایک بہت بڑی نعمت سے محروم کر دیتے ہیں۔ مثلاً کتابیں پڑھنے سے دنیا میں درپیش مسائل کو سمجھنے کا بہتر موقع ملتا ہے۔ انسان کی سوچ میں مثبت تبدیلی کی وجہ سے کامیابی کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ انسانی جسم کی طرح ہمارے دماغ کو بھی ورزش کی ضرورت ہوتی ہے اور ذہنی صحت کے لیے کتابیں پڑھنے سے بہتر اور کوئی ورزش ہو ہی نہیں سکتی۔"

پنجاب یونیورسٹی کی طالبہ نجمہ کاسی کہتی ہیں "نوجوانوں کو اپنا وقت موبائل فون یا لیپ ٹاپ کے بجائے کتابیں پڑھنے میں گزارنا چاہیے۔ آج کل جھوٹی خبریں عام ہیں مگر کتابوں کے ذریعے طلبا کو حقیقت پر مبنی معلومات ملتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کتابیں پڑھنے سے حافظہ بھی بہتر ہوتا ہے کیونکہ یادداشت اور کتب بینی ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ مجھے کتابوں میں مشہور تاریخی شخصیات کی آپ بیتی پڑھنے کا شوق ہے کیوں کہ اس کی وجہ سے تعلیم اور زندگی کے میدان میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔"

سیکشن 2

عبارت 2 کو پڑھیے اور امتحانی پرچے پر سوالات 4 اور 5 کے جوابات دیجیے۔

عبارت 2

کتابوں میں دلچسپی نہ رکھنے والے لوگوں کے خیال میں لوگوں کو اپنی پسند کی کتابیں تلاش کرنے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے جو آج کل کے جدید دور میں ہر کسی کے پاس نہیں ہوتا۔ کتاب کے پہلے صفحے یا اس کے عنوان سے اس بات کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے کہ یہ کتنی دلچسپ اور کس قدر مفید ہے۔ کتابوں میں اکثر کچھ ایسی باتیں بھی درج ہوتی ہیں جن کا اصل موضوع سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر پڑھنے والوں کو ضروری معلومات حاصل کرنے کے لیے پھر بھی پوری کتاب پڑھنی پڑتی ہے۔

دسویں جماعت کی ایک طالبہ زارا حسین کی رائے میں نصابی کتابوں میں لکھی ہوئی باتوں کو سمجھنے کے لیے انہیں بہت دھیان سے پڑھنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ان کے ذہن پر بوجھ بھی پڑتا ہے۔ کسی کتاب کو پڑھنے کے لیے مکمل تنہائی اور خاموشی درکار ہوتی ہے جس سے پڑھنے والے کی معاشرتی زندگی پر منفی اثرات پڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ کتابوں کے شوقین لوگ ورزش پر کم دھیان دیتے ہیں اور ان کے جسم سستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

کتابوں میں طلبا کی مسلسل عدم دلچسپی کی کئی وجوہات ہیں مثال کے طور پر اکثر مصنف اپنے مزاج کے مطابق کتابیں لکھتے ہیں اس لیے ان کی لکھی گئی ہر بات پر یقین کر لینا پڑھنے والوں کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ کتابیں مخصوص حالات میں لکھی جاتی ہیں اور تیزی سے بدلتے حالات کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ کئی کتابیں صرف پیسہ کمانے کے لیے لکھی جاتی ہیں جنھیں بہت سے نوجوان پڑھنا پسند نہیں کرتے۔

اسلام آباد کے ایک دکاندار سمیع احمد کا کہنا ہے "اکثر والدین اسکولوں کی فیسوں کے بوجھ تلے دبے ہوتے ہیں اور ان کے لیے مہنگی کتابیں خریدنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تعلیمی نصاب میں تبدیلی کی وجہ سے نئی کتابوں کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ چھوٹے گھروں میں کتابوں کو ذخیرہ کرنے کے لیے جگہ بھی ایک مسئلہ ہوتا ہے جب کہ کمپیوٹر جس پر سینکڑوں کتابیں پڑھی جا سکتی ہیں ان کے لیے گھر میں کسی خاص جگہ کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔"

کتابیں چھاپنے والوں کو ماحولیاتی مسائل کا ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے ایک صحافی عامر خان کہتے ہیں "کتابوں کی چھپائی میں استعمال ہونے والے کاغذ کے لیے بہت سے درخت کاٹے جاتے ہیں جبکہ بے شمار کتابیں صرف دکانوں کی رونق بنتی ہیں۔ کتابیں چھاپنے والے پرانی کتابوں کو پھینکنے کے مناسب انتظام بھی نہیں کرتے۔ اسکولوں میں ٹیکنالوجی کی کمی کی وجہ سے بچوں کو کتابوں کے بھاری بھاری بیگ اٹھانے پڑتے ہیں جس کی وجہ سے والدین کو بچوں کو اسکولوں میں چھوڑنے کے لیے گاڑیوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔"

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of Cambridge Assessment. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2023